www.KitaboSunnat.com

عزیز زبیدی، وار برٹن (ضلع شیخوپورہ)

حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کا نظامِ حکومت

اسلامی ریاست کے سیاسی سربراہ کی حیثیت سے پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ اور اسوۂ حسنہ
کے لیے ضروری ہے کہ پہلے یہ دیکھا جائے کہ:

(الف) اسلام اور غیر اسلامی مذاہب میں کیا فرق ہے؟

(ب) محمدی تصورِ مملکت کیا ہے؟

(ج) نبوی مملکت کا دائرہ کار کیا ہے؟

(د) مقامِ نبوت کیا ہے؟

تاکہ پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی کے سیاسی پہلو کے سمجھنے میں آسانی رہے۔

اسلام اور غیر اسلامی مذاہب گنے چنے چند معتقدات پر یقین رکھنا، وہم پرستی اور دیر و کلیسا کے سلسلہ کی کچھ خوش فہمیوں پر سر دھننا، برہمنیت اور پاپائیت کی مکارانہ روحانی سیادت کو تسلیم کرنا اور بعض جزوی کارِ خیر کے مفروضوں کو خراجِ عقیدت پیش کرنا، غیر اسلامی مذاہب کا سارا طول و عرض ہے۔ اس کے برعکس اسلام ان جزوی عقیدتمندیوں میں طاغوت کے ساجھے، وقتی اور فرضی خوش فہمیوں، روباہی اور استحصالی طرز کی ساری شرمناک حیلہ سازیوں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اسلام کے نزدیک اخروی جوابدہی کے احساس کے ساتھ اپنی دنیا کو منشاء الٰہی کے تابع رکھ کر سفرِ حیات کی منزلیں طے کرنے کا نام روحانیت ہے، اسلام ہے، دین ہے اور ایمان ہے۔ اس میں "دین و دنیا" کی تفریق اور "روحانیت اور مادیت" میں دوئی کا وہ تصور اور احساس بالکل مفقود ہے۔ جو نحوست قسمت سے غیر اسلامی مذاہب میں رواج پا گیا ہے اور یہ وہ غیر اسلامی تصورِ روحانیت ہے جس میں "رحمٰن اور شیطان" کو ایک ساتھ راضی رکھنے کی گنجائش نکل آتی ہے۔

نبوی تصوّرِ مملکت اسی طرح نبوی تصورِ مملکت اور دوسری اقوام کے تصورِ ریاست میں بھی فرق ہے،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیر اسلامی ریاست کا حاکمِ اعلیٰ بادشاہ، اس کے آئین کا ماخذ ارباب اقتدار کی مرضی ہوتی ہے یا اقتدارِ اعلیٰ کا سرچشمہ عوام ہوتے ہیں۔ اس میں خدا ریاست کے تابع ہوتا ہے۔

ملک خدا کا، حاکم اعلیٰ احکم الحاکمین، ملکی آئین اور قانون کا سرچشمہ اور ماخذ رب العلمین کی مرضی اور منشاء، حکمران اسلامی آئین کے محافظ، اس کے نفاذ کے ضامن اور کتاب وسنت سے مستفید ہونے کے لیے خلقِ خدا کی حکیمانہ اور مشفقانہ رہنمائی کرنا اور ان کو اپنا مخلصانہ اور ناصحانہ تعاون پیش کرنا نبوی تصورِ مملکت کے بنیادی عناصر ہیں۔ اس میں ریاست، خدا کی مرضی اور منشاء کی قانوناً پابند ہوتی ہے۔

محمدی نظامِ ریاست اسی طرح محمدی ریاست کا دائرۂ کار بھی دوسروں سے کافی مختلف اور وسیع ہے۔ محمدی ریاست انسان، جن، پرند، چرند اور شجر و حجر کی صلاح و فلاح عافیت اور مناسب احترام کی بنیاد پر ان سب کو محیط اور حاوی ہے۔ محمدی نظام ریاست، رب کی ربوبیتِ عامہ کا مظہر ہوتا ہے، اس کے برعکس دوسری اقوام کے نظامِ ریاست صرف لوگوں کے مفاد کے تابع ہوتے ہیں انسان سے باہر کی دنیا ان کی توجہ اور دلچسپی کا مرکز نہیں ہوتی الا یہ کہ ان کی وہم پرستی کا کوئی داعیہ موجود ہو۔

مقامِ نبوت انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اللہ کی مرضی اور منشا کے بے خطا ترجمان، اس کے بے داغ مبلغ، نوعِ انسان کے لیے دردمند مصلح مگر ان سب سے بڑھ کر اپنے رب کے غلام، وفادار اور عبدِ صالح ہوتے ہیں، وہ خدا کی طرف سے بندوں کے لیے "مطاعِ برحق" تو ہوتے ہیں مگر معبود نہیں ہوتے، وہ الوہیت کے شائبہ سے بالکل پاک ہوتے ہیں۔ ان کی دعوت رب کی عبادت اور سچی غلامی کے لیے ہوتی ہے۔ اس لیے ان کی ریاست بھی عبدیت کا کامل نشان ہوتی ہے۔

یہ وہ چار عناصر ہیں، اگر آپ نے ان کو ملحوظ رکھا تو یقیناً آپ کو یہ بات بھی سمجھ میں آجائے گی کہ ایک سیاسی سربراہ کی حیثیت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سیاسی اسوۂ حسنہ پیش کیا ہے وہ بالکل قدرتی ہے۔

تمکن فی الارض سیاسی تنظیم دینی فریضہ ہے: علیکم بالجماعۃ والعامۃ (مسند احمد) ملی سیاسی تنظیم سے علیحدگی، دین و ایمان میں خلل کا موجب ہے۔ من فارق الجماعۃ شبرا فقد خلع ربقۃ الاسلام من عنقہ (ایضاً) ملی تنظیم سے باہر انسان شیطان کا نوالہ ہوتا ہے اس لیے اس سے بچو۔ ان الشیطان .. ... یاخذ الشاذۃ والقاصیۃ والناصیۃ وایاکم (ایضاً) ملی تنظیم سے علیحدہ ہو کر غیر مسلم اقوام سے ناطے جوڑنا رسم جاہلیت کا احیا ہے دین نہیں ہے لیس احد یفارق الجماعۃ شبرا فیموت الا مات میتۃ جاہلیۃ (بخاری ومسلم) ملتِ اسلامیہ کو ایک سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیادہ حکومتوں میں تقسیم کرنا بھی شرعاً جائز نہیں ہے۔ مسیلمہ کذاب نے مطالبہ کیا تھا کہ ملک کو بانٹ لیا جائے نصف آپ کا ہو اور نصف اس کا تو حضورؐ نے رد کر دیا تھا (ابن اثیر) بخاری سے معلوم ہوتا ہے کہ ملک تو بڑی بات ہے آپؐ نے فرمایا تھا۔

لو سألتني هذه القطعة ما اعطيتكها (بخاری جلد اول) "اگر تو مجھ سے چھڑی کا یہ ٹکڑا بھی مانگے تو میں تجھے نہیں دوں گا۔"

سقیفہ بنی ساعدہ میں مہاجرین اور انصار کی الگ الگ حکومتوں کی تجویز بھی بالاتفاق رد کر دی گئی تھی (ابن جریر طبری)

افسوس! ہم ملت اسلامیہ کی وحدت کی دینی حیثیت کو نظر انداز کر کے ڈیڑھ ڈیڑھ اینٹ کی حکومتوں پر نہ صرف قناعت کر رہے ہیں، بلکہ ان کو خاصہ طول بھی دے رہے ہیں۔ ہم علی الاعلان کہتے ہیں کہ ملتِ اسلامیہ ایک اکائی ہے، اس کی حکومت بھی واحد ہونی چاہیے، چند سیاسی بوالہوسوں کی ضیافت طبع کے لیے جداگانہ حکومتوں کا قیام ملتِ اسلامیہ کی تذلیل ہے اس کو ختم ہونا چاہیے۔ دین و سیاست، میں تفریق، دراصل بے خدا سیاسی شاطروں کی ایک بھونڈی سازش ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو تمکن فی الارض (حکومت) اور سیاسی غلبہ کو سچے اسلامی علم و عمل کا قدرتی نتیجہ اور ماحصل قرار دیا ہے: بنو عامر کے ایک بوڑھے رئیس نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر دریافت کیا کہ اگر میں اسلامی ذمہ داریوں کو پورا کروں تو مجھے اس کا کیا صلہ ملے گا؟ فرمایا: اخروی نجات، عرض کی: حضورؐ! یہ تو کل کی بات ہوئی، آج کیا ملے گا؟ فرمایا:

نعم النصر والتمكين في البلاد (كامل لابن الاثير- مختصرا) عمدہ فتوحات اور دنیا کی حکومت۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه

لا الٰه الا الله جہاں کلمہ توحید اور ایمان ہے وہاں یہ "حلف وفاداری" بھی ہے۔ عرب کو دعوت دیتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو باتیں پیش کیں۔ جئتكم بخير الدنيا۔ میں تمہارے لیے دنیا کی بہتری کا پیغام لایا ہوں، تو سموا معي لا اله الا الله وان تفلحوا، میرے ساتھ مل کر خدائے واحد کا نعرہ بلند کرو، انسانوں کی اجتماعی بہتری کا نظام بروئے کار آجائے گا۔ (اسلام کا نظام حکومت)

خود آپؐ مکلف تھے

"معی" (میرے ساتھ) کا لفظ اس لیے فرمایا کہ اس حلفِ وفاداری کے مکلف آپ خود بھی تھے۔ ابوداؤد میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمع المؤذن یتشھد قال وانا وانا

(باب ما یقول اذا سمع المؤذن)

جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام موذن کو شہادتین پڑھتے سنتے، فرماتے، میں بھی میں بھی (گواہی دیتا ہوں)

علماء نے لکھا ہے کہ آپ اپنی رسالت کے اقرار کے اسی طرح مکلف تھے، جس طرح آپ کی امت، کیونکہ رسالت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سرکاری حیثیت اور منصب کا نام ہے، جس کی شہادت دینے کے آپ بحیثیت محمد بن عبداللہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکلف تھے۔ اس اعتراف کا مطلب یہ ہے کہ آپ اللہ کی مشیت کے تابع تھے۔ آپ کی مشیت اللہ کی مشیت کے مساوی تھی نہ اس سے آزاد تھی۔

ایک دفعہ ایک صحابی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے، دوران گفتگو کہہ دیا ما شاء اللہ وشئت جو خدا چاہے اور جو آپ چاہیں۔ آپ نے فرمایا جعلت للہ ندا، تم نے (نعوذ باللہ مجھے) خدا کا ہمسر اور شریک بنا دیا، ماشاء اللہ وحدہ (احمد المفرد باب قول الرجل ماشاء اللہ وشئت) (بلکہ کہو) جو تنہا خدا چاہے۔"

اس لیے علماء نے لکھا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقام، مقام تشریع نہیں تھا، تشریح و توضیح تھا ـــــ لیکن یہ بات کہ آپ کی یہ بات از قسم تشریح ہے، تشریع نہیں ہے، خدا جانے ہیں اس میں امتیاز کیے بغیر آپ کا اتباع کرنا ہے، ہمارے لیے وہ تشریع بھی ہے اور تشریح بھی ـــــ ما امرتکم بہ فخذوہ وما نھیتکم عنہ فانتھوا (کنز العمال)

بادشاہت غیر اسلامی دنیا میں اقتدار کو بادشاہت اور سلطنت کو شہنشاہیت کہا جاتا ہے اور اسے شخصی اور نجی اغراض کی تکمیل اور فوز و فلاح کا ایک عظیم ذریعہ تصور کیا جاتا ہے مگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک وہ تو بہت بڑا ہی بدنصیب ہے گویا کہ اسے تو چھری کے بغیر ہی ذبح کیا گیا ہے۔

من ولی القضاء فقد ذبح بغیر سکین (ترمذی، ابن ماجہ)

مزہ تو اس کا عمدہ ہے مگر تاثیر بری۔ نعمت المرضعۃ وبئست الفاطمۃ (بخاری)

شریح بن ہانی کے والد کی کنیت "ابو الحکم" تھی۔ آپ نے سنا تو ناپسند کیا، فرمایا:

ان اللہ ھو الحکم والیہ الحکم (ابوداؤد)

حکم (فیصلے کرنے والا) تو اللہ کی ذات ہے اور جہان دنیا کے سارے مقدمات کا مرجع بھی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی کی ذات ہے، شہنشاہ کا لقب، حضورؐ کے نزدیک بہت ہی شرمناک لقب ہے۔

اخنی الاسماء یوم القیامۃ عند اللہ رجل یسمی ملک الاملاک (بخاری)

قیامت میں اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ بے شرم وہ انسان ہے جس کا نام شہنشاہ ہے۔

مسلم میں ہے:

اغیظ رجل علی اللہ یوم القیمۃ واخبثہ رجل کان یسمی ملک الاملاک لاملک الا اللہ۔ اللہ کے نزدیک قیامت میں سب سے زیادہ مبغوض ترین اور خبیث تر وہ شخص ہوگا جس کا نام شہنشاہ اور شاہانِ شاہ رکھا گیا حالانکہ (حقیقی) بادشاہ صرف اللہ ہے۔

قیامت میں اللہ تعالیٰ بادشاہی کے مدعیوں کو للکارے گا کہ، اب کہاں ہو؟

یقبض اللہ الارض یوم القیمۃ ویطوی السماء بیمینہ ثم یقول انا الملک این ملوک الارض (بخاری مسلم)

حکومت بطرز نبوت

فتح مکہ کے دن اسلامی لشکرِ جرار کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارد گرد ٹھاٹھیں مارتا ہوا دیکھ کر حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ بول اٹھے: اے ابوالفضل (عباس) آج آپ کا بھتیجا عظیم بادشاہ ہو گیا ہے، حضرت عباسؓ بولے: اے ابوسفیان! (بادشاہ نہیں، حکومت بطرز) نبوت ہے۔"

قال ابو سفیان یا ابا الفضل! لقد اصبح ملک بن اخیک الیوم عظیما، قال قلت یا ابا سفیان! انھا النبوۃ (زاد المعاد)

معلوم ہوتا ہے کہ پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے بھی بادشاہت کا لفظ صحابہ کو گوارا نہیں تھا۔ کیونکہ بادشاہ کسی کے بنائے بنتے ہیں، انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام فرستادۂ خدا ہوتے ہیں کوئی انھیں تسلیم کرے یا نہ کرے وہ روحانی تاجدار ہوتے ہیں اور رسول بھی — علاوہ ازیں حقیقی بادشاہی صرف حق تعالیٰ کو سزاوار ہے، اور وہی سچا بادشاہ ہے، اس لیے ایک پیغمبر اور اس سے ہمسری کی یہ توقع؟ معاذ اللہ۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھ کر ایک شخص لرز گیا، آپ نے تسلی دیتے ہوئے اس سے فرمایا۔

ھون علیک فانی لست بملک (بخاری)

"گھبراؤ نہیں! میں بادشاہ نہیں ہوں"

روض الانف میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیاسی سیادت کے بارے میں راہب بحیرا کا یہ قول

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نقل کیا گیا ہے۔

ھذا سید العلمین، ھذا رسول رب العلمین یبعثه رحمة العلمین۔

(روض الانف للسھیلی)

یہ سارے جہان کے سردار، رب العلمین کے رسول، جن کو رحمۃ للعالمین بنا کر رب رسول بنائے گا یعنی حضور دنیا کے سیاسی سربراہ تو ہوں گے مگر بطرزِ نبوت، جو سراپا رحمت ہے — اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ سیاسی قیادت بھی، مزرعِ آخرت کے طور پر تھی، غرض یہ تھی کہ باوقار اور شریفانہ زندگی نصیب ہو جس سے رب بھی راضی ہو اور آخرت بھی سنور جائے۔ اس لیے ہمارے علماء نے اسلامی حکومت کی یہ تعریف کی ہے۔

انها دولة لم تكن من طرز دول الدنيا هي بالامور النبوية والاحوال الاخروية اشبه (الفخری)

یہ عام حکومتوں کی مانند نہیں تھی، بلکہ نبوی انداز اور اخروی رنگ سے زیادہ مشابہ تھی۔ اسلامی ریاست کی یہ تعریف جامع بھی ہے اور نبوی طرزِ حکومت کے عین مشابہ بھی۔

امانت حضورؐ کے نزدیک اسلامی حکومت کا نام "امانت" ہے۔

(انها امانة (مسلم)

یہ اس لیے کہ اسلامی اقتدار، خدا کی طرف سے امانت ہے۔ اس میں خود یا شورائیہ یا پوری قوم کوئی کمی بیشی کرنے کی مجاز نہیں ہوتی۔

خلافت بعد میں آنے والے اپنے جانشینوں کی حکومت کا نام آپ نے "خلافت" تجویز فرمایا (مسند احمد و ابوداؤد) اس اصطلاح نے کسی فرد، گروہ یا امت کی خود رائی، تشریع قانون سازی اور کتاب و سنت سے بغاوت اور بالاتری کے تمام امکانات ختم کر دیے ہیں، کیونکہ خلفاء کے ذمے کتاب و سنت کے منشا کی حکیمانہ ترجمانی اور مصلحانہ نفاذ ہے۔ تاکہ ملتِ اسلامیہ اسلامی علم و عمل سے متمتع ہو، اور اپنی دنیا کو وحیِ الٰہی کے تابع رکھ کر خدا کے حضور سرخرو ہونے کے قابل ہو سکے

امامت ایک اور نام "امام" ہے، ولائمة المسلمین (مسلم) چونکہ ملت اسلامیہ کے سربراہ اپنے اسلامی علم و عمل، طہارتِ نفس اور تعلق باللہ کی وجہ سے پوری ملتِ اسلامیہ کے لیے نمونہ اور قابلِ اقتدا ہوتے ہیں، اس لیے ان کو امام بھی کہا جاتا ہے۔

راعی ان کا ایک نام "راعی" بھی ہے، چونکہ وہ امت مسلمہ کی دنیا و آخرت کی اصلاح حال کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضامن اور نگہبان ہوتے ہیں، اس لیے ان کو "راعی" بھی کہا جاتا ہے۔ جیسے بکریوں کے چرواہے کا حال ہے۔ الا کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ (بخاری)

اولوالامر

ان کو "اولوالامر" بھی کہتے ہیں کیونکہ ان کا حکم چلتا ہے اور وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیتے ہیں۔ اسلامی سربراہ چونکہ "عبدِ صالح اور بندۂ خدا" ہوتا ہے۔ اس لیے ان کی اطاعت بھی دینی فریضہ قرار دی گئی ہے (بخاری) مگر مشروط (بخاری) جن سیاسی سربراہوں کے علم وعمل کا ماخذ نفس و طاغوت ہوتا ہے، کتاب و سنت میں ان کے لیے "ظالم، ملک، قیصر و کسریٰ کے تعلیمی اسماء استعمال کیے گئے ہیں۔ ایسے لوگوں کے بارے میں حضور کا ارشاد ہے کہ ان کو راہِ حق پر لانے کی کوشش کی جائے اگر وہ راہِ راست پر آجائیں تو بہتر ورنہ ان کے غیر اسلامی طرزِ عمل کی اطاعت سے پرہیز کیا جائے، اگر افتراق و انتشار کا اندیشہ ہو تو اس سے بچنے کی حتی الوسع کوشش کی جائے۔ ہاں اگر کھلم کھلا کفر پر وہ اصرار کریں تو پھر اس کی بیعت توڑی جا سکتی ہے (بخاری مسلم)

وراثت

باب خلافت میں "وراثت" نہیں چلتی (اسمعوا واطیعوا وان استعمل علیکم عبد حبشی کان راسہ زبیبۃ ما اقام فیکم کتاب اللہ تعالیٰ (بخاری)

سیرت ابن ہشام میں ہے کہ حضورؐ نے خاندانی وراثت کا ذرہ بھر لحاظ نہیں کیا (ابن ہشام)

اصل بات ملک کا استحکام اور ملت کی فلاح ہے اس کے لیے صلاحیت درکار ہوتی ہے، صرف خاندانی نسبت نہیں۔

آئین اور قانون

اسلامی ریاست کے آئین کا نام "کتاب" اور قانون کا نام "سنت" ہے۔ ترکت فیکما امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ وسنۃ رسولہ (موطا)

میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ چلا ہوں، جن کو تم نے اگر تھام کر رکھا تو کبھی گمراہ نہ ہوگے۔ کتاب اللہ اور اس کے رسول کی سنت۔

حضرت صدیق اکبر کا ارشاد ہے، من ولی امر امۃ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شیئًا فلم یقم فیہم بکتاب اللہ فعلیہ بہلۃ اللہ (کنز العمال) ملتِ اسلامیہ کا سربراہ ہو کر جس نے اسلامی آئین (کتاب اللہ) ان میں نافذ نہ کیا، اس پر خدا کی پھٹکار ہے۔

آئین قانون کی پابندی

اسلامی ریاست کے آئین و قانون کی پابندی میں کوئی استثناء نہیں ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے طرزِ عمل سے واضح فرمایا کہ وہ خود بھی ان سے بالاتر نہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قال عمر: رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقید من نفسہ (ابوداؤد طیالسی)

حضورؐ اپنی ذات سے بھی بدلہ دیتے تھے۔

مرض الوفات میں آپ نے اعلان فرمایا کہ اگر میں نے کسی کی جان و مال اور آبرو کا نقصان کیا ہو تو یہ لو میری جان، مال اور آبرو حاضر ہے۔ اسی دنیا میں وہ مجھ سے انتقام لے لے، ایک نے چند پیسوں کا دعویٰ کیا جو ادا کر دیے گئے (ابن ہشام)

ایک شخص کو معمولی چوٹ لگی، اس نے آپ سے قصاص چاہا، آپ نے فرمایا:

تعالیٰ فاستقد فقال بل عفوت یا رسول اللہ (ابوداؤد باب القود بغیر حدید)

آیئے! بدلہ لے لیجیے! اس نے کہا: حضور! میں نے معاف کر دیا۔

بنو مخزوم کی ایک خاتون کے مقدمے کے سلسلے میں جب کسی نے سفارش کی تو آپ نے فرمایا۔

وایم اللہ! لو ان فاطمۃ بنت محمد سرقت لقطعت یدھا (بخاری۔ مسلم)

بخدا! اگر میری بیٹی (حضرت) فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔

خانہ ساز آئین و دستور فرمایا: من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد (بخاری و مسلم) جو شخص اسلام کے بجائے کچھ اور ایجاد کرتا ہے وہ مردود ہے۔

ومن وقر صاحب بدعۃ فقد اعان علی ھدم الاسلام (شعب الایمان)

جس نے اس متجدد کا احترام کیا، اس نے اسلام کو منہدم کرنے میں مدد دی۔"

فرائض میں مساوات ایک سفر میں سب کے ذمے کام سونپے گئے۔ جنگل سے لکڑی لانے کا کام حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ذمہ لیا (زرقانی بحوالہ سیرت طبری) تین تین سواریوں کے لیے ایک ایک اونٹ تھا۔ دستور کے مطابق دوسروں کی طرح آپ بھی باری باری سوار ہوتے تھے۔ صحابہ کے اصرار کے باوجود آپ نے اس سلسلہ میں کسی کی رضا کارانہ خدمات قبول نہ فرمائیں (ابوداؤد طیالسی)

غرض یہ ہے کہ ایک خلیفہ اور ریاست اسلامیہ کا امیر خدا نہ بننے پائے۔ اس کو اپنی عبدیت اور بے چارگی کا احساس رہے۔ اور جب بندوں میں مل کر بیٹھیں یا چلیں پھریں تو پھر "بندہ و آقا" کے امتیازات کے ذریعے کارروان کی فطری سادگی اور بے ساختگی کا خون نہیں ہونا چاہیے۔ یہی وجہ تھی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس امر کو پسند نہیں فرمایا کرتے تھے کہ کوئی ہاتھ باندھے آپ کے سامنے کھڑا رہے۔ (ترمذی)

تقرری آپ کسی ایسے شخص کی تقرری کو ناپسند فرماتے تھے جو "اس منصب" کا امیدوار ہوتا تھا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انا واللّٰہ لا نولی علی ھذا العمل احدا سألہ ولا احدا حرص علیہ (بخاری ومسلم)

وجہ ظاہر ہے کہ اسلامی ریاست کی ملازمت ایک خدمت ہے، حکومت حسب ضرورت جس کی ضرورت محسوس کرتی ہے، بلا لیتی ہے، دوسرا کوئی اگر از خود اس کی درخواست کرتا ہے تو ظاہر ہے اس کے سامنے کچھ "ذاتی مفاد" ہی ہوگا۔ ورنہ اپنے طور پر وہ ایسے لوگ ملک وملت کی کوئی سی خدمت انجام دے ہی سکتے ہیں۔

صحیح اور پوری خدمت خلافت ایک بھاری ذمہ داری ہے اعزاز نہیں ہے۔ جو اس کا حق ادا نہیں کرتے، حضور کی نگاہ میں وہ رب کے حضور پیش ہونے کے اہل نہیں رہتے۔

ما من عبد یسترعیہ اللّٰہ رعیۃ فلم یحطھا بنصیحۃ الا لم یجد رائحۃ الجنۃ (بخاری)

سب سے برا حکمران خدا کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نگاہ میں سب سے برے "راعی" ظالم ہیں
ان شر الرعاء الحطمۃ (مسلم)

جو ملت اسلامیہ پر سختی کرتے ہیں۔ حضور نے ان کے حق میں بددعا کی ہے،

من ولی من امر امتی شیئا فشق علیھم فاشقق علیہ (مسلم)

فرمایا، وہ برے حکمران ہیں کہ قوم ان کو بری نگاہ سے دیکھے اور وہ اس کو بری نگاہ سے دیکھیں اور ان کو لعنت کرے وہ اس پر پھٹکار کریں۔

شرار ائمتکم تبغضونھم ویبغضونکم وتلعنونھم ویلعنونکم (مسلم)

عورت کی امارت اسلام میں اس کے لیے کوئی گنجائش نہیں، اس لیے فرمایا جنھوں نے عورت کو اپنا سربراہ بنالیا، وہ قوم تباہ ہوگی۔

لن یفلح قوم ولوا امرھم امرأۃ (بخاری)

سربراہ آزاد نہیں ہر سربراہ سے بازپرس ہوگی۔ الا کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ (بخاری)
اگر وہ خلافِ شرع بات کہے تو ملتِ اسلامیہ کو اس کا اتباع نہیں کرنا چاہیے۔

لا طاعۃ فی معصیۃ انما الطاعۃ فی المعروف (مسلم وبخاری)

اہل تر کی موجودگی میں انتخاب اگر ملک میں اہل تر بزرگ موجود ہو تو اس کی موجودگی میں انتخاب کرانا یا اس کے بالمقابل انتخاب لڑنا شرعاً جائز نہیں، جنھوں نے کلمہ پڑھ کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی ہے، یہ جرأت اس کے خلاف ہے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کنا بایعنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم .... علی ان لا ننازع الامر اھلہ (مسلم و بخاری)

سربراہ کی تبدیلی ملتِ اسلامیہ کو انتشار میں مبتلا کر کے اسلامی صدرِ مملکت کو غیر پارلیمانی طریقہ سے علیحدہ کرنے کی کوشش کرنا ناجائز ہے۔ اعطوا الیھم حقھم وسلوا اللہ حقکم (مسلم بخاری)

اس سے غرض یہ ہے کہ حکمران اگر اقامتِ نماز اور شعائرِ دین کا احترام اور التزام کرتے ہوں مگر منکر
کے مرتکب بھی ہو جاتے ہوں تو اب ان کو اٹھا کر پھینکنے کی کوشش نہ کی جائے بلکہ اپنے منصب پر رکھ کر ان
کی اصلاح کی جائے۔ علیحدگی آخری چارہ کار ہے۔ فوری اقدام نہیں ہے۔

اپنی سفلی اغراض کی بنیاد پر ان سے معاملہ کرنا اخلاص نہیں، بدنیتی ہے۔

رجل بایع اماما لا یبایعہ الا للدنیا فان اعطاہ منھا رضی وان لم یعطہ منھا لم یف (مسلم)

فرمایا ہاں اگر وہ عملاً کفرِ بواح (احکامِ دین کی کھلی خلاف ورزی) کا مرتکب ہو تو پھر اس کو پا
طریقے سے بدلنے کی کوشش کی جا سکتی ہے۔

الا ان تروا کفرا بواحا عندکم من اللہ برھان (بخاری و مسلم)

کفرِ بواح سے مراد، معروف کفر نہیں ہے، کیونکہ ایسا تو کوئی بھی نہیں کرتا۔ علماء نے لکھا ہے
اس سے مراد یہ

کتاب و سنت کے بجائے وہ کہیں اور سے رہنمائی حاصل کریں، اسلامی منکر و معروف کی پروا
نہ کریں، اقامت نماز سے غفلت برتیں اور ان کی ذات کی وجہ سے ملک و ملت میں کافرانہ ط
حیات کا چلن عام ہو رہا ہو۔ تو ایسی صورت میں امتِ محمدیہ کے لیے ضروری ہو جاتا ہے کہ جائز ط
سے ان سے چھٹکارا پانے کی کوشش کرے۔ باقی رہے نرے کافر؟ سو وہ پوری ملتِ اسلامیہ کا ن
ہو سکتے ہیں اور نہ اس کے کسی کلیدی منصب پر فائز ہو سکتے ہیں۔ الا ان تروا کفرا بواحا
من اللہ برھان (بخاری، مسلم)

معزز اور کمتر درجہ کے انسان ملک و ملت کے آئین اور قوانین کی افادی حیثیت اسی
غارت ہو جاتی ہے جب معزز لوگوں سے تو درگزر کی جا
اسی جرم کا مرتکب کوئی عام آدمی ہاتھ لگ جائے تو قانونی گرفت دو آتشہ ہو جائے۔ حضور کا ارشا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انما ھلك من كان قبلكم! انھم كانوا يقيمون الحد على الوضيع و يتركون الشريف (بخاری)

پہلی امتیں صرف اس لیے برباد ہوئیں کہ ادنیٰ لوگوں پر قانون کا بہرحال نفاذ کرتے تھے مگر معزز لوگوں کو چھوڑ دیتے تھے۔

وھم ید علی من سواھم ویسعی بذمتھم ادناھم (ابوداؤد)

وہ دوسروں کے مقابلے میں ایک ہیں، اور ان کا کمتر درجہ کا آدمی بھی ان کی طرف سے ذمہ لے سکتا ہے۔ فرما کر ملتِ اسلامیہ کے عوام کا درجہ بھی بلند کر دیا ہے۔

آپ نے ادنیٰ اور اعلیٰ کے عامیانہ معیار یکسر بدل دیے تھے، فرمایا

المسلمون اخوۃ، لا فضل لاحد علی احد الا بالتقویٰ (طبرانی وغیرہ)

سب مسلمان، بھائی بھائی ہیں، کوئی کسی سے بڑا نہیں، مگر تقویٰ کی بنا پر۔

بے خدا حکمرانوں کے ووٹر — جو لوگ بے انسان کو اقتدار پر فائز کرنے اور رکھنے کے لیے ووٹ دیتے اور حمایت کرتے ہیں جو خدا کے نافرمان ہیں۔ حضورؐ فرماتے ہیں۔ اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں، نہ ہمارا ان سے کچھ تعلق رہا۔

من صدقھم بکذبھم واعانھم علی ظلمھم فلیس منی ولست منہ (نسائی)

فرمایا جو رب کو ناراض کر کے ان کو راضی کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہ دین سے نکل گئے۔

من ارضی سلطانا بما یسخط ربہ خرج من دین اللہ (مستدرک حاکم)

سیکون علیکم ائمۃ یملکون ارزاقکم یحدثونکم فیکذبونکم و یعملون فیسیئون العمل لا یرضون منکم حتی تحسنوا قبیحھم وتصدقوا کذبھم فاعطوھم الحق ما رضوا بہ فاذا تجاوزوا فمن قتل علی ذلك فھو شھید (کنز العمال)

قریب ہے کہ تم پر کچھ ایسے حکمران ہوں گے، جن کے قبضہ میں تمہاری روزی ہوگی، وہ تم سے بات کریں گے تو جھوٹ بولیں گے۔ کام کریں گے تو برے۔ جب تک تم ان کے قبیح کاموں کی تعریف اور ان کے جھوٹ کو سچ نہ کہو گے وہ تم سے خوش نہیں ہوں گے، جتنا سہہ سکیں ان کو حق بتاؤ اگر وہ حد سے بڑھ جائیں تو پھر جو اس راہ میں قتل ہو گیا۔ وہ شہید رہا۔

انکم سترون بعدی اثرۃ وامورا تنکرونھا (بخاری)

میرے بعد ان لوگوں سے تمہیں سابقہ پڑے گا جو خود کو مقدم رکھیں گے اور کھلے بندوں منکرات

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا ارتکاب کریں گے۔

فرمایا: میرے بعد بڑے اختلافات ہوں گے، ان حالات میں میری سنت اور خلفائے راشدین کے طرزِ حیات کو سامنے رکھیئے۔

فسیری اختلافا کثیرا فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المهدیین۔

(ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

احتساب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے احتساب کی طرف خصوصی توجہ دی تھی۔ چھوٹی بڑی بہت سی باتیں احادیث میں ملتی ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کا احتساب صائب اور حکیمانہ ہوتا تھا، ایک دفعہ بازار میں تشریف لے گئے۔ غلے کا ڈھیر دیکھا، اندر ہاتھ ڈال کر دیکھا تو نمی محسوس ہوئی، پوچھا یہ کیا ہے؟ عرض کی، بارش کی وجہ سے بھیگ گئی ہے، فرمایا:

افلا جعلتہ فوق الطعام حتی یراہ الناس، تو پھر اسے اوپر کیوں نہ کر لیا تھا کہ لوگوں کو نظر آئے۔ اس قسم کی اور بھی بہت سی مثالیں ملتی ہیں۔

ایک تحصیلدار نے حضورؐ کے سامنے مال رکھتے ہوئے فرمایا کہ یہ آپ کا اور وہ مجھے ہدیہ ملا ہے۔ فرمایا: کہ گھر بیٹھے آپ کو یہ ہدیے کیوں نہ موصول ہوئے۔ (بخاری مختصرا)

حکام کا تقرر دوسرے فرائض کے علاوہ تعلیم اور تبلیغ حکام کے بنیادی فرائض میں داخل تھے، حافظ ابن عبدالبر حضرت معاذؓ کے تذکرہ میں لکھتے ہیں کہ حضورؐ نے ان کو قرآن وسنت کی تعلیم دینے کے لیے یمن بھیجا تھا، فصل، مقدمات اور مالیات کی وصولی کا صیغہ ان کے ہاتھ میں تھا۔

بعثہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاضیا الی الجند من الیمن یعلم الناس القرآن وشرائع الاسلام ویقضی بینھم وجعل الیہ قبض الصدقات من العمال الذین بالیمن (استیعاب)

بعد کی حکومتوں نے حکام کے لیے دوسرے امور تو تجویز کیے لیکن کتاب وسنت کی تعلیم اور تبلیغ دین ان کے فرائض سے خارج کر دیئے، اس لیے حکام سرے سے دینی علم وعمل سے یکسر خالی ہو گئے، اب افسر تو ملتے ہیں معلم اور مبلغ نہیں، علوم وفنون کے قارون تو نظر آتے ہیں لیکن تزکیہ وطہارت کے حامل دکھائی نہیں دیتے۔ خدا جانے یہ غفلت ہمیں کہاں لے جا کر ڈبوئے گی۔

معاہدات آپ نے مختلف اقوام سے مختلف معاہدے فرمائے، معاہدے سیاسی نوعیت کے زیادہ تھے۔ ان کی تفصیل زاد المعاد اور ابو داؤد میں کافی ملتی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مالیات مالیات کے سلسلہ کی وصولی احتیاط سے ہوتی، دیانتدار اور امین لوگ اس کے لیے مقرر کیے جاتے اور کوشش کی جاتی کہ جہاں جو وصول ہو وہاں کے غریبوں پر ہی اسے خرچ بھی کیا جائے (مشکوٰۃ وغیرہ)

اقتصادیات کے بارے میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک حکیمانہ بات کہہ کر دنیا کو جائز آمدنی اور جائز مصارف کی طرف مؤثر توجہ دلائی ہے، فرمایا:

مجھے الہام ہوا ہے کہ جتنی روزی کسی کی مقرر ہے اس کو مکمل کیے بغیر کوئی شخص نہیں مرے گا۔ اس لئے خدا سے ڈرتے رہیں۔ تلاش روزی میں حدود کو ملحوظ رکھیں، دیر ہو جانے کی صورت میں ناجائز ذرائع اختیار نہ کریں، کیونکہ اللہ کو راضی کر کے ہی اللہ سے کچھ حاصل کیا جا سکتا ہے۔

ان روح القدس نفث فی روعی ان نفسا لن تموت حتی ما تستکمل رزقہا، الا فاتقوا اللہ واجملوا فی الطلب ولا یحملنکم استبطاء الرزق ان تطلبوہ بمعاصی اللہ فانہ لا یدرک ما عند اللہ الا بطاعتہ (مشکوٰۃ)

استقامت مشکل میں سربراہ ریاست، پناہ گاہیں تلاش نہیں کیا کرتے بلکہ خود پناہیں مہیا کرتے اور بنتے ہیں۔ غزوہ حنین (شوال ۸ھ) میں جب نو مسلم مجاہد بھاگ کھڑے ہوئے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تنہا میدان میں ڈٹے رہے۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب کارزار گرم ہو جاتا تو ہم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پناہ لیتے تھے۔

کنا واللہ اذا احمر الباس نتقی بہ (مسلم غزوہ حنین)

ایک رات مدینہ منورہ میں خوف کی آواز سنائی دی اور لوگ گھبرا گئے، سب سے پہلے آپ نے گھوڑا لیا اور ادھر سے ہو کر واپس راستہ میں لوگوں سے آکر ملے اور فرمایا: گھبراؤ نہیں، خیریت ہے۔

لم تراعوا لم تراعوا (بخاری، اذا فزعوا باللیل)

دکھ سکھ میں شریک ملک اور قوم پر جب مصیبت آتی ہے تو سربراہ مملکت سب سے پہلے اس کا سامنا کرتا ہے اور اس میں وہ برابر کا شریک ہو کر چلتا ہے۔

غزوہ خندق (ذوقعدہ ۵ھ) میں خندق کی کھدائی میں سخت چٹان آگئی، جو ٹوٹ نہ سکی، حضور کے پاس شکایت لے کر گئے، آپ نے کدال سے تین ضربیں لگائیں تو وہ ریت کا ایک ڈھیر ہو گئی

فاخذ النبی صلی اللہ علیہ وسلم المعول فضرب فعاد کثیبا اھیل او اھیم۔

(بخاری۔ غزوۃ احزاب)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھوک سے عاجز آ کر صحابہؓ نے پیٹ پر پتھر باندھ رکھے تھے، حضورؐ سے اپنا حال بیان کیا تو آپ نے دکھایا کہ انھوں نے خود بھی پیٹ پر پتھر باندھ رکھے ہیں۔ قام وبطنہ معصوب بحجر (بخاری) خلاصہ ما فی الروایات۔

بیماروں کی عیادت اسلامی ریاست کا سربراہ معاشرے کا ایک فرد ہوتا ہے۔ معاشرے میں رہ کر ممکن حد تک مواساۃ کرنا بھی اس کا اخلاقی فریضہ ہوتا ہے۔ مریض کی عیادت کے لیے آپ تشریف لے جاتے، تسلی دیتے، ماتھے پر ہاتھ رکھتے، نبض دیکھتے، دعا فرماتے اور ان شاء اللہ طہور (اللہ نے چاہا تو خیریت ہے) کہتے (بخاری ملخصاً)

جانوروں کا خیال صرف انسان کی بات نہیں، اسلامی ریاست جانوروں کے مفاد کی بھی نگرانی کرتی ہے۔ سواری کا جانور یہاں سے وہاں تک پہنچانے کے لیے ہوتا ہے، مگر کچھ لوگ اوپر بیٹھے پہروں باتیں کرتے رہتے ہیں اور سواری کھڑی رہتی ہے۔ اس لیے حضورؐ کا ارشاد ہے کہ،

جانوروں کی پشت کو نشستگاہ نہ بناؤ اور نہ اس کو کرسی بناؤ۔

ایاکم ان تتخذوا ظھور دوابکم منابر فان اللہ سخرھا لکم لتبلغکم الی بلاد لم تکونوا بالغیہ الا بشق الانفس (ابوداؤد باب فی الوقوف علی الدابۃ)

ایک روایت میں ہے کہ:

ان بے زبان جانوروں کے سلسلہ میں خدا سے ڈرو، مناسب سواری کرو اور مناسب کھلاؤ۔

اتقوا اللہ فی ھذہ البھائم المعجمۃ فارکبوھا صالحۃ وکلوھا صالحۃ۔

ایک دفعہ ایک انصاری کے باغ میں تشریف لے گئے تو اچانک ایک اونٹ بلبلاتا ہوا آیا۔ اور رو دیا۔ حضورؐ نے شفقت کے ساتھ ہاتھ پھیرا تو چپ ہو گیا۔ آپ نے پوچھا کہ اس کا مالک کون ہے؟ حضور! فلاں انصاری، فرمایا، اس جانور کے بارے میں تمھیں خدا کا خوف نہیں آتا۔ اس نے تیری شکایت کی ہے کہ اس سے کام زیادہ لیتے ہو مگر کھانے کو نہیں دیتے ہو۔

فدخل حائطاً لرجل من الانصار، فاذا جمل فلما رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم حنّ وذرفت عیناہ فاتاہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فمسح ذفراہ فسکت فقال من رب ھذا الجمل، لمن ھذا الجمل؟ فجاء فتی من الانصار فقال لی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال افلا تتقی اللہ فی ھذہ البھیمۃ التی ملکک اللہ ایاھا فانہ شکا الی انک تجیعہ وتدئبہ (ابوداؤد باب ما یؤمر بہ من القیام علی الدواب والبھائم)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بخاری میں ہے کہ ایک بیل جس پر سواری کی گئی تھی مڑ کر سوار کو دیکھا اور کہا، لم اخلق لهذا خلقت للحراثة (باب استعمال البقر للحراثة) میں سواری کے لیے نہیں بنایا گیا میں تو صرف کھیتی باڑی کے لیے بنایا گیا ہوں۔

جانوروں کو باہم لڑانے سے بھی منع فرمایا۔ نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن التحريش بين البهائم (ابوداؤد باب التحريش بين البهائم)

جانوروں کو گالیاں دینے سے بھی منع فرمایا۔ سفر میں ایک عورت نے سواری پر لعنت کی تو آپ نے اس کو سزا دی۔ (ابوداؤد) لا تسبوا الديك یعنی مرغے کو گالی نہ دو۔

ایک شخص کو پیاس لگی کنوئیں میں اتر گیا۔ پانی پیا، باہر نکل کر دیکھا کہ ایک کتا پیاس سے گیلی مٹی چوس رہا ہے۔ اسے ترس آیا۔ اپنا موزہ بھر کر لایا اور اس کو پلایا۔ اللہ نے اس کی وجہ سے اس کی بخشش کر دی، صحابہ نے پوچھا جانوروں کے بارے میں بھی اجر ہے؟ فرمایا:

فقال فی کل ذات کبد رطبة اجر (ابوداؤد باب مایومر به من القیام علی الدواب والبھائم)

ہاں ہر جاندار چیز کی خدمت میں اجر ہے۔

یہ بھی آپ کا ارشاد ہے کہ جو مسلمان درخت لگاتا یا زراعت کرتا ہے۔ پھر اس سے پرندے یا انسان یا جانور کھاتے ہیں ----------

کان له به صدقة (بخاری - باب فضل الزرع والغرس) تو وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔

دنیا کے نزدیک کتے حقیر جانور ہیں مگر حضورؐ نے حضرت علیؓ کو بھیج کر قبیلہ بنو جذیمہ کے نقصانات کا تاوان ادا کیا۔ یہاں تک کہ کتے کا خون بہا بھی ادا کیا۔ حلبی میں ہے اس برتن کا بھی تاوان ادا کیا جس میں کتا پانی پیتا تھا۔

واعطاهم عوض ما تلف عليهم حتى ميلغة الكلاب (ص ۲۲۳)

گدھے کا چہرہ داغا ہوا دیکھا تو تڑپ اٹھے اور قانوناً ممانعت فرما دی (ابوداؤد) جانور کو باندھ کر نشانہ بناتے تھے۔ ایک دفعہ چند بچے ایک مرغی کو باندھ کر نشانہ بنا رہے تھے۔ حضرت ابنِ عمرؓ نے روکا اور کہا رسول پاک نے لعنت کی ہے۔ لعن من فعل هذا (بخاری)

اسی طرح زندہ جانوروں کے گوشت کا ٹکڑا کاٹ کر لپکاتے اور کھاتے تھے، آپ نے فرمایا۔

فهو ميتة (ترمذی باب ماجاء ما قطع من الحی فهو میت)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک عورت نے ایک بلی کو باندھ رکھا تھا، نہ کھانے کو دیا نہ پینے کو آخر وہ مر گئی، آپ فرماتے ہیں۔

عرضت علی النار فرأیت فیھا امرأۃ من بنی اسرائیل تعذب فی ھرۃ لھا الحدیث (مسلم)

کہ میں نے اس کو آگ میں جلتا دیکھا تھا۔

مسند احمد میں ایک روایت ہے کہ آپ نے فرمایا۔ تم لوگ جانوروں سے جو سلوک کیا کرتے ہو اگر اللہ تعالیٰ وہ تم کو معاف کر دے تو پھر بہت کچھ تمہارے گناہ معاف ہو گئے (احمد)

کسی نبی کا ذکر ہے کہ انھوں نے ایک درخت کے نیچے آرام کیا تو چیونٹی نے ان کو کاٹ لیا۔ اس پر انھوں نے ان کو ہلاک کر دیا، خدا نے وحی کی کہ جرم ایک کا، سزا سب کو دے ڈالی (عبداللہ بن مسعود، مسند احمد)

ایک دفعہ صحابہؓ سے بھی ایسا فعل سرزد ہو گیا تو آپ نے برا منایا اور فرمایا: آگ کی سزا دینا صرف اللہ کا حق ہے۔

لا ینبغی ان یعذب بالنار الا رب النار (ابوداؤد باب فی کراھیۃ حرق اللہ وبالنار)

بے جان چیزوں کا احترام اسلام نے بے جان چیزوں کے احترام کا بھی درس دیا، لوگ زمانہ کو برا بھلا کہتے ہیں، فرمایا: لا تسبوا الدھر (بخاری) زمانے کو گالیاں نہ دو۔

ایک دفعہ ہوا نے ایک صحابی کی چادر الٹ دی تو انھوں نے اس کو گالی دی۔ آپؐ نے فرمایا۔

لا تلعنھا فانھا مامورۃ (ترمذی، ابوداؤد)

اسے لعنت نہ کرو، یہ تو اللہ کے حکم سے چلتی ہے۔

زمین کے راستوں کے متعلق فرمایا کہ، ان کے بھی حقوق ہیں۔ ادا کرو۔ فان ابیتم فاعطوا الطریق حقہ (ابوداؤد باب فی الجلوس فی الطرقات)۔

حقوقِ ملائکہ فرشتے معصوم ہیں اور لطیف مخلوق ہے، بندوں پر ان کے بھی کچھ حقوق ہیں، اسلامی ریاست کے سربراہ اور پیغمبرِ خدا کی حیثیت سے آپ نے فرمایا:

ننگے نہ ہوا کرو، کیونکہ تمہارے ساتھ وہ ہستیاں بھی لگی ہوئی ہیں جو کسی وقت بھی تم سے جدا نہیں ہوتیں، مگر قضائے حاجت اور مباشرت کے وقت، اس لیے چاہیے کہ آپ ان سے حیا کریں اور ان کا احترام ملحوظ رکھیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایاکم والتعری فان معکم من لا یفارقکم الا عند الغائط وحین یفضی الرجل الی اھلہ فاستحیوھم واکرموھم (ترمذی باب ماجاء)

جنوں کے حقوق جنوں کی روٹی کپڑے کے بھی کچھ حقوق ہیں جن کے سلسلہ میں بندگانِ خدا بھی ان سے تعاون کر سکتے ہیں۔

لیلۃ الجن، جنوں کا ایک وفد حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ عرض کی، حضور! اپنی امت کو روکو کہ وہ ہڈی، لید اور کوئلے سے استنجا نہ کیا کرے، کیونکہ ان کے ساتھ ہماری روزی وابستہ ہے، چنانچہ حضور نے اس سے روک دیا۔

قدم وفد الجن علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالوا یا رسول اللہ انہ امتک ان یستنجوا بعظم او روثۃ او حممۃ فان اللہ جعل لنا فیھا رزقا فنھانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک (ابوداؤد)

ترمذی میں ہے کہ، یہ تمہارے بھائی جنوں کی خوراک ہے:

لا تستنجوا بالروث ولا بالعظام فانھا زاد اخوانکم الجن (ترمذی)

مسلم اور احمد میں: "فانما طعام اخوانکم" آتا ہے۔

جنوں کے جانوروں کے حقوق جنوں سے فرمایا، ہر قسم کی مینگنی تمہاری سواریوں کی خوراک ہے۔

کل بعرۃ علف لدوابکم (منتقی بحوالہ احمد ومسلم)

حضرت مجد ابن تیمیہؒ (مؤلف منتقی) فرماتے ہیں

وفیہ تنبیہ علی المنع عن اطعام الدواب النجاسۃ۔

یعنی حضور کا یہ فرمانا کہ ان کے ساتھ استنجا نہ کیا کرو، یہ اس امر پر تنبیہ ہے کہ جانوروں کو ناپاک غذا اور طعام نہ دیا جائے۔

گو یہاں جنوں کے جانوروں کا ذکر ہے، تاہم ہمارے جانوروں کا بھی یہی حکم ہے کہ ان کو ناپاک شے کھانے کو نہ دی جائے۔

مردوں کے حقوق اسلامی ریاست کے اولین سربراہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف زندوں کی فکر ہی نہیں کی، بلکہ جب دنیا سے وہ چل بسے ہیں تو وہاں کے مناسب حال ان کی ضروریات کا خیال رکھنے اور فائدہ پہنچانے کا حکم بھی دیا ہے مثلاً

جب مرنے لگے تو کلمہ شریف کی تلقین کرو۔ لقنوا موتاکم لا الٰہ الا اللہ (مسلم) تاکہ اس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا خاتمہ اچھا ہو۔

جب فوت ہو جائے تو اس کو نہلاؤ (اغسلوہ بماء وسدر)(بخاری) پھر اس کو اچھا سا کفن

دو۔ (فلیحسن کفنه۔مسلم)

اس کے جنازے کے ساتھ جاؤ، جنازہ پڑھو، اس کی مغفرت کے لیے دعائیں مانگو اور پھر اس کو دفن

کرو۔ (مشکوٰۃ و منتقی)

فرمایا: ان کی قبروں پر چڑھ کر نہ بیٹھ جایا کرو۔

لا تجلسوا علی القبور (مسلم)

ان کا ذکر خیر کیا کرو، مقصد یہ ہے کہ اس طرح اس کی بخشش ہو سکتی ہے

انتم شهداء الله على الارض (بخاری)

تم سرکاری گواہ ہو، تمہاری گواہی بڑا وزن رکھتی ہے اس لیے بہتر یہی ہے کہ ان کو اچھے ذکر سے

یاد کیا کرو، اگر خدا اس کو بخش دے تو تمہارا کیا بگڑتا ہے؟

کوئی یہ پوچھے کہ واعظ کا کیا بگڑتا ہے
جو بے عمل پہ بھی رحمت وہ بے نیاز کرے

فرمایا: ان کو بعد میں گالیاں نہ دیا کرو

الغرض حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت طیبہ، سربراہ ریاست کی سیرت بھی ہے اور اسوۂ رسول

بھی، ملکی اور ملی نظام کے آئین اور قانونی پہلوؤں کے اسباق بھی ہیں اور تبلیغ بھی — آپ کا ارشاد

بعثت لاتمم مکارم الاخلاق۔ حسن اخلاق کی تکمیل کے لیے میری بعثت ہوتی ہے (مسند احمد)

ابوذرؓ فرماتے ہیں: رایته یامر بمکارم الاخلاق (مسند احمد)

میں نے آپ کو دیکھا کہ وہ لوگوں کو حسنِ اخلاق کی تعلیم دیتے ہیں۔

یہ حسنِ خُلق کیا ہے؟ یہ ذات، خدا، اور خلقِ خدا کے حقوق اور تعلق کو حسن و خوبی سے انجام د

کا نام ہے۔ جس میں سیاست، معاشرت، معیشت، انفرادی اور اجتماعی قسم کے دوسرے تمام شعبے

جانتے ہیں۔ اس لیے جس پہلو سے بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت طیبہ کا مطالعہ فرمائیں گے

اس کو جامع، اکمل اور احسن پائیں گے۔ ہم صرف ایسی سیاست اور حکومت کے متمنی ہیں، جو رسول پاک

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سیاسی اسوۂ حسنہ کی آئینہ دار ہو۔ جو بندوں کی دنیوی اور اخروی فلا

اصلاح کی ضامن ہے۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ